اہلسنت وجماعت کا ترجمان
مجلہ
آئینہ کرم
منگانی شریف جھنگ
آرگنائزیشن (رجسٹرڈ)
مزار اقدس میزبان رسول
حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ
شمارہ 31

اہلِ طریقت کا ترجمان

مجلہ

آئینہ کرم

منگانی شریف جھنگ

شمارہ نمبر 31۔ ذوالحجہ 1432ھ۔ نومبر 2011ء

بیاد قطب الارشاد فرد الافراد

خواجہ حضرت پیر محمد کرم حسین حنفی القادری

قدس اللہ سرہ العزیز

بطل حمایت: پیر محمد اختر حسین قادری برمنگھم برطانیہ

ناظم اعلیٰ: سید رفاقت علی شاہ قادری

فضل عنایت: حضرت پیر محمد مظہر حسین قادری
زیب سجادہ آستانہ عالیہ

زیر ادارت: ابوالحسن پیر محمد طاہر حسین قادری منگانی شریف

معاون: لالہ محمد رفیق طاہر ✻ ملک ربّ نواز
چوہدری اللہ رکھا ✻ مشتاق احمد گل

فہرست

نمبر شمار	مضمون	تحریر	صفحہ نمبر
1	اداریہ	لالہ محمد رفیق طاہر قادری	2
2	مدحِ رسول زمن ﷺ	پیرزادہ ندیم اختر ندیم	2
3	تفسیر امداد الکرم	پیرزادہ محمد امداد حسین	3
4	درسِ حدیث	مفتی نصیر الدین نصیر	3
5	حضور ﷺ اللہ کی بارگاہ میں	پروفیسر محمد اقبال طاہر	5
6	نسب رسول ﷺ	سید سید علی ثانی قادری	6
7	آغوش پنجتن پاک	ڈاکٹر سید علی عباس شاہ	8
8	امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ	محمد اکرم قادری	19
9	حضرت ابوسعید مبارک رحمۃ اللہ علیہ	پیر محمد طاہر حسین قادری	20
10	تجزیہ کتاب "شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ	پیر محمد طاہر حسین قادری	24
11	منقبت حضرت علی رضی اللہ عنہ	محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری	39
12	دیوان قادری	پروفیسر محمد جمیل قلندر	39
13	حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ	میاں محمد یار ناصر قادری	48
14	بلھا شوہ دی ذات نہ کائی	افتخار احمد حافظ قادری	50
15	مجلس نمبر 8	چوہدری اللہ رکھا قادری	51
16	وفیات	ادارہ	52
17	حضرت پیر کرم حسین رحمۃ اللہ علیہ	افتخار احمد حافظ قادری	53
18	صبغۃ اللہ	میاں محمد یار ناصر قادری	55
19	قمبرہ شریف	سلسلہ طریقت قادریہ کرمیہ	58
20	اشاریہ اعراس مبارکہ (ڈھوک نکہ)	افتخار احمد حافظ قادری	59
21	فارسی منظومات	ڈاکٹر محمد حسین بیگ "رہا"	66
22	Hazrat Yusaf علیہ السلام	پیرزادہ محمد امداد حسین	80

مجلس مشاورت

✻ حاجی محمد اقبال ✻ پیر محمد قاسم
✻ سید التجار حسین ✻ ساجد امتیاز
✻ میاں نذیر احمد ✻ میاں محمد مبارک القادری
✻ مبارک علی نثار ✻ حافظ منظور احمد
✻ صوفی خان محمد ✻ محمد ریاض گھوکی
✻ محمد قاسم حنیف ✻ ثمر عباس ہراج

مجلس اشاعت

ظفر اقبال ناصر مارفوالا ✻ وقاص حیدر قادری
محمد اکرم قادری

پیرزن ملک نماندے برطانیہ پیر طیب حسین، میاں سرفراز احمد

ادارے کا مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں

رابطہ برائے خط و کتابت: قادریہ آرگنائزیشن دربار کرم طاہر آباد منگانی شریف چک نمبر 171 ڈاکخانہ 214 تحصیل و ضلع جھنگ

بلھا شوہ دی ذات نہ کائی

تحریر افتخار احمد حافظ قادری راولپنڈی

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک مشہور صوفی بزرگ ہو گزرے ہیں۔ آپ کی صوفیانہ شاعری کی وجہ سے آپ کو انتہا کی شہرت حاصل ہوئی۔ آپ کا سلسلہ نسب چودہ واسطوں سے سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ کی ولادت ۱۰۹۱ ہجری میں ہوئی، آپ کے والدین نے آپ کا نام عبداللہ شاہ رکھا۔ آپ نے اپنی زندگی کے ابتدائی چند سال اپنے آبائی گاؤں موضع اُچ گیلانیاں میں گزارے لیکن اس علاقے میں آپ کے والد کے حالات کچھ سازگار نہ رہے اور بعض مجبوریوں کی بناء پر انہیں ترک وطن کرنا پڑا اور کسی نئے مقام کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ چلتے چلتے ایک مقام ملک وال پسند آ گیا اور وہیں سکونت اختیار کر لی۔ کچھ عرصہ یہاں سکونت کے بعد ملک وال کے قریب ایک گاؤں پانڈو میں اپنے اہل وعیال سمیت آباد ہو گئے۔ آپ کے والد محترم نے اسی گاؤں کی ایک مسجد میں قرآنی تعلیمات کا سلسلہ شروع کیا۔ جس سے یہ علاقہ ایک دینی مرکز بن گیا۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد کوٹ قصور میں تعلیم حاصل کی، آپ کے استاد خواجہ غلام مرتضیٰ قصوری ایک جید عالم و فاضل تھے۔ حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ علوم ظاہری سے فارغ ہوئے تو ان کے ذوق بصیرت کو اور بھی جلا ملی۔ آپ عربی، فارسی اور سندھی میں کافی دسترس رکھتے تھے۔ حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاد عظیم سے تعلق قائم رکھا اور جب مستقل طور پر قصور آ گئے تو کبھی کبھار ان کی خدمت میں ضرور حاضر ہوتے۔ علوم ظاہریہ کی فراغت کے بعد حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ بصیرت حقیقت کی متلاشی تھی اور آپ کسی مرشد کامل کا دامن تھامنا چاہتے تھے۔ جو توحید کی مے سے انہیں سرشار کر دیتا۔ اس زمانہ میں حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ لاہور میں مسند ولایت پر جلوہ افروز تھے اور آپ کے زہد و تقدس کا شہرہ دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب مرشد کامل کی تلاش میں پھر رہے تھے تو ایک دن آرام کی خاطر کسی درخت کے سایہ میں لیٹ گئے۔ تھکاوٹ کی وجہ سے نیند آ گئی اور عالم خواب میں آپ کو اپنی پانچویں پشت کے بزرگ کی زیارت ہوئی۔ انہوں نے پیاس کی حاجت ظاہر کی آپ نے دودھ کا بھرا ہوا ایک پیالہ پیش کیا۔ انہوں نے تھوڑا سا خود پیا اور باقی آپ کو پلا دیا۔ جس سے آپ کا سینہ نور بصیرت سے بھر گیا۔ دوسری رات پھر اسی بزرگ کی زیارت ہوئی اور آپ نے اپنا مدعا بیان کیا کہ میں کسی مرشد کامل کی تلاش میں ہوں تو اس بزرگ نے آپ کو حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کرنے کی بشارت دی۔ اب آپ نے اپنے بزرگوار سے لاہور جانے کی اجازت مانگی جو انہیں فوراً مل گئی۔ لاہور پہنچ کر حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنا مدعا بیان کیا۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا آپ تو سید ہیں اور میں تو ایک باغبان کا بیٹا ہوں۔ میں تمہیں کیا دے سکتا ہوں؟ لیکن حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آپ کو آپ سپرد کر دیا تو شاہ عنایت آپ کے خلوص سے بے حد متاثر ہوئے، بیعت لی اور اپنے فیض سے نوازا۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مرشد سے بے انتہاء عقیدت و محبت تھی۔ ہر وقت ان کی خدمت میں رہتے اور اگر کبھی کچھ عرصہ کے لئے جدائی ہوتی تو عالم رویا میں زیارت ہو جاتی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ کو مرشد کی خدمت سے حکم ہوا کہ اب قصور میں جا کر قیام کرو۔ آپ اپنی ہمشیرہ کو ساتھ لے کر قصور آ گئے اور شہر سے باہر ایک تالاب کے کنارے ڈیرا جما دیا۔ آپ کے دو شاگرد بھی آپ کے ساتھ قصور آئے۔ قصور میں حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے محاسن کا چرچا عام ہونے لگا۔ آپ اپنا بیشتر وقت عبادت الٰہی میں گزارتے۔ محفل سماع بھی گرم رہنے لگی جس سے عقیدت مندوں کا ہجوم لگا رہتا۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے محترم استاد حافظ غلام مرتضیٰ سے بھی خاصا لگاؤ تھا اور ان کی خدمت کو عین سعادت سمجھتے تھے۔ ایک بار حافظ صاحب کی بیٹی کی تقریب شادی میں حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو مہمانوں کی خدمت پر مامور کیا گیا اور مہمانوں کی اتنی کثرت تھی کہ آپ ایک لمحے کے لئے بھی فارغ نہ تھے۔ اتفاق سے اسی دن آپ کے روحانی مرشد حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ رشتہ دار خاص طور پر لاہور سے آپ کو ملنے آئے اور جب حضرت بلھے شاہ کو اطلاع ہوئی تو آپ نے ایک درویش کو ہدایت کی کہ ان مہمانوں کی خاطر مدارت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائے اور کہہ بھیجا کہ میں مہمانوں سے فارغ ہوتے ہی ان کی خدمت میں آ جاؤں گا لیکن حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ تمام رات شادی کے کام سے فرصت نہ پا سکے اور ادھر وہ مہمان ہمہ تن منتظر تھے۔ لیکن جب رات گئے تک حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ تشریف نہ لائے تو قدرتی طور پر وہ مایوس ہو کر صبح ہوتے ہی بلا اطلاع لاہور واپس چلے گئے اور شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی اس بے اعتنائی کی شکایت کے ساتھ یہ تاثر دیا کہ انہوں نے غرور اور تکبر کی وجہ سے ہمیں ملنا پسند نہیں کیا۔ حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ نے اس غیر متوقع بے رخی کو سخت ناپسند کیا اور جلال میں آ کر حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے روحانی فیض سے محروم کر دیا۔ ادھر

Scanned with CamScanner

بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد کے فیض سے اپنے دامن کو خالی محسوس کرلیا۔ چنانچہ آپ نے شادی کے کام کو چھوڑا اور اپنے ڈیرے کا انتظام بھی ایک درویش کے سپرد کر کے قصور کو کچھ عرصہ کے لئے خیر باد کہہ دیا۔ بڑی مشکلوں اور مصیبتوں کے بعد اپنے مرشد کے بزرگ شیخ محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ کے مقبرہ پر حاضر ہوئے جو قلعہ گوالیار کے اندر ہے اور آپ کے مزار مبارک کے ساتھ ہی ہندوستان کے نامور راگی تان سین کا مرقد بھی ہے۔ خواب میں آپ کو شیخ محمد غوث گوالیاری کی زیارت ہوئی۔ جنہوں نے آپ کو عرفان کی دولت بخشی اور تان سین کی قبر پر بیری کے پتے کھانے کی ہدایت فرمائی۔ صبح اٹھتے ہی آپ نے حسب فرمان تان سین کی قبر سے درخت کے پتے کھائے جس سے آپ میں موسیقی کا کمال پیدا ہو گیا اور ساتھ ہی آپ کی طبیعت میں کچھ سکون بھی آیا۔ گوالیار سے واپس لاہور آ کر شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ کے قوالوں سے ملے اور آپ نے انہیں بتایا کہ آپ گانے والی کے بھیس میں اپنے پیر کی بارگاہ میں رسائی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ قوالوں نے حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے اس فرضی مغنیہ کے فن موسیقی کی تعریف کی اور پیش کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے سماع کی اجازت دے دی۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس اجازت سے بہت خوش ہوئے اور گانے والی کا بھیس بدلا اور قوالوں کے ساتھ مرشد کی محفل میں جا پہنچے اور روٹھے پیر کو منانے کے لئے آتش شوق اور بھی بھڑک اٹھی تھی اور اس پر موسیقی کے فیض نے کلام میں سوز و درد اور بول کو جادو اثر بنا دیا تھا۔ لہٰذا آپ نے ایسے درد بھرے لہجہ میں گانا شروع کیا کہ ساری محفل آفرین کی صداؤں سے گونج اٹھی۔ آپ نے جب محفل کا یہ رنگ دیکھا تو آپ اصل مقصد کی طرف آئے اور اپنی مشہور زمانہ کافی گانا شروع کر دی۔

تیرے عشق نچایا کر کے تھیا تھیا
چھیتیں بوہڑیں وے طبیبا
نئیں تاں میں مر گئیاں
تیرے عشق نچایا کر کے تھیا تھیا

جب آپ کافیاں گا چکے تو حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے پوچھا تُو بلھا ہے؟ آپ نے کہا میں بلھا نہیں بھلا ہوں یعنی بھولا بھٹکا ہوا ہوں۔ پیر نے آپ کو گلے لگا لیا اور معرفت کا چھینا ہوا خزانہ واپس کر دیا اور ساتھ کہا کہ اب یہ تمہاری مستقل دولت ہے اسے کوئی نہیں چھینے گا۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک ۱۱۸۱ ہجری کے قریب ہوا۔ آپ کو قصور میں دفن کیا گیا جہاں آپ کا مزار اقدس مرجع خلائق ہے۔

مجلس نمبر ۸

تحریر: چوہدری اللہ رکھا قادری راولپنڈی

دربار شریف پر حاضری سے مشرف ہوئے تو حضور سائیں مہمان خانہ کے برامدہ میں تشریف فرما تھے۔ ایک پیر بھائی نے درخواست کی حضور دل ذکر کی طرف راغب نہیں ہوتا۔ آپ نے مسرور رخ انور کیا تھ اس کے چہرہ کی طرف دیکھا۔ اپنے دونوں ہاتھ وا کئے اور اسکے چہرہ کو اپنی جانب کر کے فرمایا شاباش اللہ یہ جو کرب کی کیفیت آپ پر وارد ہوئی ہے یہ بلی کی بہت بڑی عنایت ہے۔ رجوع الی اللہ کی توفیق بھی اس رب لم یزل کی طرف سے ایک کرم ہے۔ دل کو مغموم نہ کر تیری فکر کی سمت بہت درست ہے۔ اسی تگ و دو میں رہا تو وہ وقت دور نہیں جب تیرا دل ذکر خدا کی طرف راغب ہو جائیگا۔ نبی پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بشرطیکہ اٹھتے ہوئے اس قدر الٹ پلٹ نہیں ہوتی جس قدر مومن کا دل بدلتا رہتا ہے۔ (المستدرک للحاکم، جلد ۲)

ارشاد خداوندی ہے کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کو ہدایت دینا چاہتا ہے اس کے سینے کو اسلام کیلئے کھول دیتا ہے (سورہ انعام)۔ سورہ الذاریٰت آیت نمبر ۵۰ میں ہے، پس تم اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑ چلو بے شک میں اس کی طرف سے تمہیں کھلا ڈر سنانے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑنے سے مراد رجوع الی اللہ ہی ہے۔ جس کی دعوت ہر پیغمبر و رسول نے دی۔ بھٹکی انسانیت کا رخ مالک حقیقی سے ملانا ہی پیغمبری کا کام ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جو افراد اس کار خیر میں سرگرداں رہے وہ دنیاوی لحاظ سے بے یار و مددگار رہے مگر ان کی سمت کا تعین چونکہ درست تھا لہٰذا وقت آیا کہ دنیا نے اپنا سر اُن کے قدموں میں رکھ دیا۔

آج لوگ کیوں ان کے در کا طواف کر کے سکون کی دولت حاصل کر رہے ہیں۔ کیا وہ دولت مند تھے۔ کیا صاحب اقتدار تھے۔ یا وہ جاہ و حشمت کے مالک تھے۔ نہیں نہیں۔ وہ رجوع الی اللہ کی منزل کی طرف خود بھی گامزن تھے اور قوم کی راہنمائی اسی منزل کی طرف کرتے رہے۔ آج ہمیں بھی اسی طرف گامزن ہونے کی ضرورت ہے۔ پورے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا ہی کمال محبت ہے۔ جب تک تو غیر اللہ کی طرف متوجہ ہے گا تیرے دل کا زاویہ اللہ تعالیٰ سے غیر کی طرف مشغول رہے گا۔ اور دل جس قدر غیر اللہ کی طرف مشغول رہے گا اسی قدر اللہ تعالیٰ سے محبت میں نقصان ہوگا۔ اسی فراغت قلبی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن نے فرمایا بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر انہوں نے استقامت اختیار کی (سورہ حم سجدہ)